

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روزنامہ  
۱۳۵۹

تاریخ  
۱۳۵۹

شرح حدیثی سنت  
سالانہ ۱۳۵۵  
ششماہی - ۸  
ششماہی - ۱۳  
پیرن مندر سالانہ  
۱۳۵۵

قیمت  
ایک آنہ

قادیان

روزنامہ

لفظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah  
THE DAILY  
ALFAZLQADIAN.

تاریخ  
۱۳۵۹

تارکاتپہ  
لفظ قادیان  
دیا

جلد ۲۸، ۱۳۵۹، ۱۳۱۹، فروری ۱۹۲۰ء، نمبر ۳۸

المنیہ

مَنْ انْصَارَى إِلَى اللَّهِ

مَنْ انْصَارَى إِلَى اللَّهِ

مَنْ انْصَارَى إِلَى اللَّهِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ منصرہ العزیز  
دوستوں کو معلوم ہے کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاقتراب ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصف آخر  
کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیے کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص  
توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیے کہ:-  
۱- آپ لوگوں نے خلافت جوئی کی تقریب مناکر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کر کے خدمت اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے۔ جو آپ کے  
موبہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیے:-  
۲- دنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے جس کے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو بھیک  
غیرت میں آنا چاہیے۔ اور ان سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیے:-  
۳- مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہڑتا۔ بلکہ آگے بڑھتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے  
مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عہدگی سے ادا کرے اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔  
اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے کہ وہ اب وعدہ کرے۔ یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے:-  
۴- احباب کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشدت اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو  
خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دُنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے:-  
۵- ہماری اولادیں اذنا نہیں نیک کرے، ہو سکتا ہے کہ ہمارے لئے جبری یادگار ہوں۔ لیکن یہ یادگار وہ ہے کہ ہماری  
نواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے:-  
۶- پس اسے وہ سنتوں پر مبنی سے بے اور وقت کے ساتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے  
۷- آج خدا تعالیٰ کی رحمت کے روزوں کے کھلنے میں کل خدا جانے کیا حال ہوگا پس ہمت کرو اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت بڑھ کر حصہ لے کر نواب دارین حاصل کرو۔  
۸- یہ نہ انتظار کرو کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار دست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوادیں بلکہ  
دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے نواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں:-  
۹- تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داری کا احساس چاہیے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیا  
۱۰- یاد رہے کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کے لئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ لکھنے میں ڈلنے کی آخری مدت ۱۶ فروری ہے۔  
اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام۔  
خاکسار امیر احمدی محمد داؤد احمد

قادیان ۱۵۔ ماہ تبلیغ۔ ملک صلاح الدین صاحب  
ایم ایس پرائیویٹ سکول کی طرف سے ۱۳ تاریخ  
کی اطلاع نظر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین  
ایدہ اللہ منصرہ مواعیل بیت و خدام بخت ہیں  
جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل پورہ آج  
کی تاوانفت کے چونکہ پھر بجا رہو گئے ہیں  
اس لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے  
انہیں دلہی کی اجازت فرمادی ہے:-  
حضرت ام المؤمنین مظلما السالی کی طبیعت  
سرور اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے  
دعا کے صحت کی جائے:-  
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ایس کے  
ساتھ کے درونقرس میں زیادتی ہو گئی ہے۔  
اور بائیں پاؤں کے جوڑ میں بھی نقرس کی تکلیف  
ہے جس سے آپ کی طبیعت زیادہ علیل ہے  
احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں:-  
حضرت مرزا اشرف احمد صاحب نے اپنی  
رضت سے واپس تشریف لاکر نظارت  
تعلیم و تربیت کا چارج لے لیا ہے:-  
صاحبزادہ مرزا نامہ احمد صاحب آج  
تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے کراچی  
تشریف لے گئے:-  
جلس خدام احمدیہ کا تیسرے سال کا پہلا آٹا

۴۔ بلکہ سید مولانا زبیر عثمانی زبیر عثمانی صاحب صدر مجلس خدام الامویہ مسقط عمان۔ تاوانفت کے بعد مولوی علی احمد صاحب نامہ جنرل سکول خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی طبیعت  
سرور اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔ دعا کے صحت کی جائے:-  
حضرت مرزا اشرف احمد صاحب نے اپنی رضت سے واپس تشریف لاکر نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لے لیا ہے:-  
صاحبزادہ مرزا نامہ احمد صاحب آج تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے کراچی تشریف لے گئے:-  
جلس خدام احمدیہ کا تیسرے سال کا پہلا آٹا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اعلان کے ملازمین و فائز صدر ابن احمد قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرنے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے درخواست مع تمام نقول دستخطیہ وغیرہ مع ۳۳ پیسے مبلغ ۱۹۳۹ء کی مطابق ۲۳ فروری ۱۹۳۹ء سے ۱۹ مارچ ۱۹۳۹ء تک صاحب دفتر صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیج دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں۔

## فارم درخواست امیدواری

- ۱- نام و ولدیت درخواست کنندہ
  - ۲- تاریخ جمعیت
  - ۳- تاریخ پیدائش
  - ۴- امیدوار کے وظائف ان کی خدمات سلسلہ
  - ۵- امتحان جو پاس کئے ہوں وہ سنہ
  - ۶- خلاصہ سندات و سفارشات
  - ۷- صحت
  - ۸- کوئی اور قابل ذکر امر
- شرائط: سلام احمدی ہو نا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۳۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ غالبیہ کی خاص سمتوں کی سفارشی چھپیاں لگائی جائیں (۶) ڈاکٹر یا حکیم درجہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا (۷) مقررہ سلسلہ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ: تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتر کی ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اپنی درخواست منہ رہ بلا فارم پریذیڈنٹ کے مطابق کرنی ہوگی۔ اس میں فی الحال عارضی ہوگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۵۰۰ ماہوار دی جائیگی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جاوے گی۔ جس امیدواروں کی درخواستیں منظر کرے گا۔ ان درخواست کنندہ دن کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائیگی۔ مگر کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر نہ کرنے

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ پچاس روپیہ کی ستر کتابیں پچاس روپیہ میں

اجاب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام فریبرزگان سلسلہ کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسق بعد نسل کام آتا ہے گا۔ آئے دن نئی نئی کتابوں کے دنوں میں تعلیم احمدیت کو تازہ رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگا اور اجاب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پورا کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش ان فرمایا ہر وقت یہ امر ہماری مد نظر رہنا چاہیے کہ جس ملک کی موجودہ حالت وصال کے سبب قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقع ہماری کتاب میں اس ملک میں پھیل جادیں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔ نیز فرمایا جو شخص ہمارے کتابوں کو تم از کم تین ذمہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر یا جاہلیانہ ہے۔ حضرت خلیفہ اول کی خواہش ان فرمایا ہر وقت پیر و مرشد اپنی کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال اگر دنیوی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو نہ بچ گیا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فرمایا جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ مادر کہیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ امید ہے کہ ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دست کو تابی نہیں کرے گا۔

## مینجر بک ڈپوٹالیف و اشاعت قادیان

# محافظ جنین دوائی اٹھرا رجبہ

## استقاط حمل کا مہر عین حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے گرد کی کاغذ

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔ یا پیدہ ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ بزرگ پیدے دست تھے۔ چھین۔ درد پسی یا نمونہ ام الصبیان پر چھاپا داں۔ یا سوکھا بدن پر چھپا پڑے پھنسی چھپالے۔ خون لے دھے پڑنا دیکھیں ہیں سب بڑا تازہ جو بصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدہ بنا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور استقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرضی مرض نے کرداروں خانہ ان بے چراغ دنیا کردیتے ہیں جو ہمیشہ نئے بچوں کے منہ دیکھنے کو تڑپتے رہے اور اپنی قیمتی جانہ اداس غیروں کے سپرد کر کے جہنم کے لئے بے ادلائی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوردھرت قبلہ مراد نور الدین صاحب طبیب سرکار جنوں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۷ء میں دوا خانہ بنا قائم کیا۔ اور اٹھرا رجبہ علاج حب اٹھرا رجبہ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے رصینوں کو حب اٹھرا رجبہ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولدیم مکمل خوراک کی بارہ تولدیک دم سگوا نے پڑ گیا وہ روپے علاوہ محصور لڑکے المشرک حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز خانہ صحت قادیان

# یوم تبلیغ کیلئے بہترین روحانی تحائف

تین مارچ سنہ ۱۹۳۹ء کو غیر مسلموں میں یوم تبلیغ ہے اس روز منہ رجبہ ذیل روحانی تحائف انہیں دے کر اجر عظیم کے وارث بنئے۔

قرآن شریف کا گوکھی ترجمہ (۱) یہ ترجمہ تبلیغی دنیا میں بالکل نئی چیز ہے اور غیر مسلم دوستوں کو دینے کیلئے چھپائی اعلیٰ گھر کی لاگت فی کاپی تقریباً پانچ روپے مگر تبلیغ کی خاطر برائے نام ہدیہ کاغذ بڑھیا لائی روپے کاغذ سری راپوری ایک روپیہ آٹھ آنے محمول ڈاک علاوہ

قرآن شریف ہندی ترجمہ (۲) غیر مسلم دوستوں کو دینے کے لئے نادر نایاب روحانی تحائف کے طور پر چھپائی اعلیٰ گھر کی لاگت فی کاپی تقریباً آٹھ روپے مگر تبلیغ کی خاطر کاغذ بڑھیا لائی اعلیٰ گھر کی لاگت فی کاپی تقریباً پانچ روپے مگر تبلیغ کی خاطر کاغذ بڑھیا لائی روپے کاغذ سری راپوری ایک روپیہ آٹھ آنے محمول ڈاک علاوہ

حضرت علیؑ کی گوکھی رسالہ (۳) غیر مسلم دوستوں کو دینے کے لئے بہترین روحانی تحائف کے طور پر چھپائی اعلیٰ گھر کی لاگت فی کاپی تقریباً آٹھ روپے مگر تبلیغ کی خاطر کاغذ بڑھیا لائی اعلیٰ گھر کی لاگت فی کاپی تقریباً پانچ روپے مگر تبلیغ کی خاطر کاغذ بڑھیا لائی روپے کاغذ سری راپوری ایک روپیہ آٹھ آنے محمول ڈاک علاوہ

مکمل کتاب: بیچاریا نور قادیان ضلع گوردھرت پنجاب

**لندن ۱۲ فروری** - برطانیہ کا ایک اہلکاروں کا جہاز سکاٹ لینڈ کے شمال مشرقی ساحل پر غرق ہو گیا۔ باہمی گیر جہازوں نے ۲۸ آدمی بچا لیے مگر ۳۱ تاحال گم ہیں۔ یہ جہاز تیل کا تھا۔

**اسٹریٹ** کی ۱۲ فروری - آج خانہ کے گریلیا پر شدہ روسی حملے جاری ہیں۔ روسیوں نے اپنی طاقت سوما کے محاذ پر جمع کر رکھی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں روسی فوج فٹش فوج کی فرنٹ لائن میں گھسی گئی۔ لیکن دست بدست لڑائی کے بعد اسے چھپا ہوا دیا گیا۔

روسی فوج خانہ میں ہزاروں گولے کی گھنٹہ کی رفتار سے برس رہا ہے۔ آج فٹش گورنمنٹ نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ روسیوں نے میزیم لائن میں اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

**لندن ۱۲ فروری** - آج دارالحکومت میں مشر جوہل نے بیان کیا کہ جرمن طیاروں اور جہازوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مغربی تمام برطانوی جہازوں کو توپوں اور مشین گنز سے مسلح کر دیا جائے گا۔

**ویسٹمن** ۱۲ فروری - پاپائے روم کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے پولینڈ میں تمام کیتھولک گرجاؤں کو بند کر دیا ہے اور کیتھولک جماعتوں اور تعلیمی درس گاہوں کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔

**سٹاک ہولم** ۱۲ فروری معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹوں نے سوائڈن میں بغاوت کرنے کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا تھا۔ مگر حکومت کو اس سازش کا قبضہ از وقت علم ہو گیا۔ بہت سے کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

**قاہرہ** ۱۳ فروری - برطانیہ کے نائب وزیر نوآبادیات مشراہین آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل آپ نے شاہ فاروق اولاد دل دالنے مصر اور ان کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ آپ واپسی سے قبل ترکی بھی جائیں گے۔

**ہمیل** ۱۲ فروری - پولینڈ کے اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ اگر جرمنی نے غیر جانبدار جہازوں پر حملوں کا سلسلہ بند نہ کیا، تو نتائج خطرناک ہو گئے۔ اور انہیں اٹل کر غور کرنا ہو گا کہ جرمنی کے اس

# ہندوستان اور ممالک غیر

رومیہ کا جواب کس رنگ میں دیا جائے۔  
**ٹیشگاؤں** ۱۲ فروری - لارڈ زلفینڈ نے حال میں ہندوستان کے متعلق جو بیان دیا تھا۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے لکھا ہے کہ جب تک ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اقلیتوں کا سوال بھی حل نہیں ہو سکتا۔ اس بیان نے ظاہر کر دیا ہے کہ برطانیہ ہندوستانی قوم پرستوں کے مطالبات تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

**لندن ۱۲ فروری** - ہندوستان کا سوال دار الحکومت میں پھر ۱۹ کو پیش ہو گا۔ اپوزیشن کی طرف سے بعض اہم سوالات دریافت کئے جائیں گے۔ برلن کے نازی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ جرمنی ایک زبردست جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ۱۵ مارچ کے بعد وہ شدہ حملہ کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے بیلجیم اور ہالینڈ پر قبضہ کرے گا اور اس کے بعد میکسٹ لائن پر زبردست حملہ کرے گا۔

بیلجیم اور ہالینڈ سے وہ برطانیہ پر توجہ دے گا۔ ہوائی حملوں کا سلسلہ شروع کر دے گا۔ پچھلے دنوں یہ خبر تازہ ہو چکی ہے کہ حکومت ترکی نے اس کے سازگار قانون سے تمام جرمن افسر اور جرمن دستری نکال دیے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ میں دو آبدوز کشتیاں زیر قبضہ ہوئیں۔ جرمن کارکنوں نے سازش کی۔ کہ ان میں سے ایک کو درہ وانیوں سے کسی طرح گزار کر بحیرہ روم میں پہنچا دیا جائے۔ اور پھر اسے جرمن مفاد میں استعمال کیا جائے۔

اس کے علاوہ انہوں نے ٹرینوں، جہازوں اور اس کے سازگار خانوں کو بھی تباہ کرنے کی سازش کر رکھی تھی۔ یہ سازش بعینہ ایسی تھی۔ جسے جنگ عظیم میں امریکہ کے خلاف جرمنی نے کی تھی۔

**گراچی** ۱۲ فروری - آج اسمبلی ہال میں وزیر اعظم نے سیکرٹری سے استعفیائی کہ اجلاس ایک آہستہ آہستہ لئے ملتوی کر دیا جائے۔ امید ہے اس وقت تک

صوبہ کی بہتری کے لئے کوئی مستحکم وزارت قائم ہو جائے گی۔ میں آئینی طور پر اپنا استعفیٰ پیش کرنے پر مجبور ہوں۔ گورنر سندھ موجودہ وزیر اعظم اور دیگر پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں آگاہ کر دیا کہ اگر آئندہ سال کا بجٹ وقت مقررہ کے اندر پاس نہ ہو سکا۔ تو نیم اپریل کے بعد آئین کو معطل کر دیا جائے گا۔ وزارت پارٹی چاہتی ہے کہ اسمبلی کو توڑ کر نئے انتخابات کر لئے جائیں۔

**لندن ۱۲ فروری** - فرانسیسی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ دریائے ڈینیوب پر دو ماہی قلم بند یوں کو تباہ کرنے کی ایک زبردست سازش کی گئی تھی جس پر قبل از وقت قابو پایا گیا۔ بعض کاغذات ملتے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ سازش میں جرمنی کا ہاتھ تھا۔

**دہلی** ۱۲ فروری - ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ حکومت نے انڈین ٹریڈریل آرڈر کے تین مزید بنالین بنانے کا حکم دیا ہے۔ جنہیں آگرہ فیض آباد اور ڈیرہ دونوں میں رکھا جائیگا۔ بھرتی عنقریب شروع ہو جائے گی۔

**واشنگٹن** ۱۲ فروری - صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک بل پر دستخط کر دیے ہیں جس کے رد سے ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر تقریباً ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ فوجی دفاع اور غیر جانبداری کو قائم رکھنے کے انتظامات پر صرف کئے جائیں گے۔

**میرٹھ** ۱۲ فروری - معلوم ہوا ہے کہ چیکو شوا آئیہ میں نازیوں کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ چیک فوجوں نے جرمنی کی حمایت میں لڑنے سے انکار کر دیا ہے اور بہت سے چیک لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

**امپرسٹرٹ** ۱۲ فروری - نازی حلقوں سے آمدہ خبریں منظر میں۔ کہ پہلے اگر ایک جرمن سیاسی پولینڈ میں گم ہلاک ہوتا تھا۔ تو اس کے بدلے میں تین پول

گولی سے اڑا دیے جاتے تھے۔ مگر اب ایک جرمن کے بدلے ۳ پول مار دیئے جاتے ہیں۔

**ملتان** ۱۲ فروری - پرتاب کے مشر ویریندر پر یہاں فوجی بھرتی کی نفی لغت اور حکومت کے خلاف منازت بھیلنے والی تقریر کرنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ آج اس میں شہادت استی ث کے بعد فرزند جرم لگا دی گئی۔

**جنگ لنگ** ۱۲ فروری پنیگ کے نواح میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ گذشتہ تین روز میں ۶ ہزار جاپانی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے جاپانی طیسے بے کار ہیں۔ چینیوں نے پنیگ لنگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

**کولمبو** ۱۲ فروری - جاپانی حکومت کا دعویٰ ہے۔ تھائی کے علاقہ میں جاپانی افواج کو تباہی کا شکار کیا گیا ہے۔ دیویاں میں جاپانی فوج بالکل تباہ کر دی گئی ہے۔

**گراچی** ۱۲ فروری - ہندھی ہندوؤں کے لئے ایک نئے سماج قائم کرنے کے سلسلہ میں سرگودھ ہندوؤں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چار لاکھ روپیہ جمع کیا جائے جس ہزار اسی وقت جمع ہو گیا۔

**میانوالی** ۱۳ فروری - گل شام کے پانچ بجے دو صد قبائلیوں نے ضلع میانوالی کے ایک شہر عباسی خیل پر حملہ کر دیا۔ چونکہ پہلے سے اطلاع ہو چکی تھی۔ اس لئے شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ پولیس پبلک کے بعض آدمیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے مورچوں میں موجود تھی۔ تقریباً پانچ گھنٹے مقابلہ ہوتا رہا۔ اور دونوں طرف سے گولیوں کی بارش جاری رہی۔ ایک قبائلی ہاک اور تین زخمی ہوئے۔ حملہ آور کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

۹ بجے کے بعد حملہ آور زخمیوں کو اتار لے کر واپس ہو گئے۔ پولیس ان کے قتل کی روایت ہو گئی ہے۔

**واشنگٹن** ۱۲ فروری - ردال ہوسے ایران کے تعلقات امریکہ کے ساتھ کثیرہ

گراچی ۱۲ فروری - ہندھی ہندوؤں کے لئے ایک نئے سماج قائم کرنے کے سلسلہ میں سرگودھ ہندوؤں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چار لاکھ روپیہ جمع کیا جائے جس ہزار اسی وقت جمع ہو گیا۔

۱۵۳

### نارکھ و سٹیرن ایلو

یکم فروری شکرہ سے قبل جو یہ انتظام تھا۔ کہ پشاور چھاوٹی سے ہر حجرات کو روانہ ہونے والی فریڈریکس جو کہ اچھی ہفتہ کے روز پہنچتی تھی۔ اس کا ایک حصہ بلا رڈ پارٹر مول سٹیشن تک جاتا تھا۔ لیکن یکم فروری شکرہ سے یہ انتظام تا اطلاع ثانی روک دیا گیا ہے۔ اور اس کی وجہ جنگ کی باعث انگلستان کو روانہ ہونے والے میل سٹیروں کی روانگی کا غیر یقینی ہونا ہے۔

### چیف آپرٹنگ سپرنٹنڈنٹ

وصیت نمبر ۵۵۲۲ مندرسارہ بیگم زوجہ بیٹہ محمد ار محمد خان صاحب قوم بھٹی عمر ۳۳ سال پیدا نشی احمدی ساکن دوالمیہ صلح جہلم بقائم ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہیں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں صرف حق میرے مبلغ دو صد روپے کا زیور جن کے نصف ایک صد روپہ ہوتے ہیں۔ میرے پاس موجود ہے۔ جس کے میں بے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی بے حصہ کی مالک ہوگی۔

البد سارہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شہر بیٹہ محمد ار محمد خان بیٹہ وکس سلیمانکی صلح فیروز پور۔ گواہ شہر افضل الدین نسیم متصل مکان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب دارالبرکات قادیان۔

## یقین کیجئے یقین نہ کیجئے مشہور ڈاکٹر واکر کا تجربہ ہے میرا آزمودہ ہے ہومیو پیتھک علاج میں قوت شفا زیادہ ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام امراض بہ سہولت جلد شفا پاتے ہیں۔ کم خرچ زود اثر مقبول عام ہے۔ جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ وہاں ہومیو پیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیوں سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سیکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزید اربے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر چھڑا کی تکلیف سے بچانے والی مایوس علاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی انشاء اللہ سرج التاثر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھ کر دوں گے۔ امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ چھیدہ گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کر کے تندرست کرتا ہے۔ جو امراض دوسرے طریقہ علاج سے چینیوں میں قابو میں آتے ہیں۔ ہومیو پیتھک علاج سے چند دنوں میں شفا یاب ہوتے ہیں۔ مقویات بہت فائدہ مند ہیں۔ روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ شافی خدا ہے جس نے ایک بار آزمایا ہمیشہ کے لئے مداح ہو گیا۔

### ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت اول قادیان

## حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
اللہ وال صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیم تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش افضل میں شائع کی جاتی ہے کہ حاجت مند احباب لالہ ملا وال صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام خاکسار پر ایویٹ سکرٹری

## چند نہایت مفید اور محرب ادویہ

**مخون روشن دماغ** یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجت مند یکسال فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۵ خوراک ۱۲، تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگنا کر ملاحظہ فرمائیں۔

**اکسیر بوا سیر** یہ نسخہ بوا سیر ایک سنسیسی جہا تکا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بوا سیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سیکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز چونکہ پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ انکی مائوں کو چاہئے کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کر میں قیمت پندرہ خوراک ایک روپہ دہم

**مخون مہاک** جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپہ فی سیر۔  
**سقفوف نور** جو ابتدائے نزول الماہ میں نہایت موثر ہے اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک سو روپہ۔

**مخون دلتا** باہر صفت موصوف حسبی نیت ویسی مراد نئی طاقت اعصابی کمزورگی ل اور دماغ عمدہ جگہ کو بہت مفید ہے۔ جتنی پھرتی خوشی فوراً محال ہوتی ہے نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا، فائدہ اٹھا لینگا پندہ خوراک فی ۲ تو قیمت تین روپے  
**سقفوف نشاط** یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مغزوی اعضاء ریسہ ہے اور جن لوگوں کو جائز طور پر مسک دوائی کی ضرورت ہو۔ انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲

### المشرف تھرق (لالہ) ملا وال حکیم بڑا بازار قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر سہارا لاس پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کار شاد

## چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کار شاد ہے۔ کہ چونکہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ حضور کے نام کے خطوط ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں ادھر ادھر ہو جائیں۔ اس لئے چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدے براہ راست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کو بھیجے جائیں :

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کار شاد کے ارشاد کے ماتحت مصیبت زدگان اناطولیہ کے لئے امدادی چندے کا اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت نظارت بیت المال نے اجاب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے اپیل کی تھی۔ جو اخبار افضل مجریہ ۱۳ میں چھپ چکی ہے جس میں مصیبت زدگان اناطولیہ کے لئے امدادی چندہ طلب کرتے ہوئے التماس کی گئی تھی۔ کہ اس میں ہر احمدی اپنی حیثیت اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے فزور حصہ لے۔ اس زلزلہ اور اس کے بعد کے سیلاب کی تباہی ایسی نہیں۔ جو اجاب پر مخفی ہو۔ مصیبت زدگان پر ہمدردی کا اظہار کرنا۔ اور حتی الوسع ان کی امداد کے لئے آمادہ ہونا ایک فطرتی جذبہ ہے۔ بالخصوص مومن تو ایسے مواقع پر خدا شناسی کے نور کے باعث زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کے لئے کمر بستہ ہوا کرتا ہے۔ اور جب مصیبت زدگان اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو م " کا خرنند دعوئے حبیبِ پیغمبر " کے ماتحت ہماری ہمدردی دوسروں سے نمایاں ہونی چاہیے۔

پس میں اجاب اور عہدہ داران جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور جلد فراہم کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواہش ہے۔ کہ ایک محقول رقم جلد بھجوا دی جائے۔ تاخیر بیت المال

اعلانات نکاح { (۱) ۹ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ الکریم بقیس بنت عابدی عبد الکریم صاحب پرنٹیڈ نٹ انجمن احمدیہ کراچی کا نکاح فدا محمد خان صاحب بی۔ اے ولد دوست کھنڈ صاحب صاحب مجاز آتہ ڈیرہ غازی خان سے بوجہ ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ

# تحریک جدید سال ششم میں شمولیت کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ایک دوست کے مخلصانہ جذبات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مخلص صحابی جنہوں نے پچھلے سال اپنی طرف سے ۱۳۰ دوسرے سال ۱۷۵ آئیر سے سال ۲۰۰ چوتھے سال ۲۰۱ اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے علی الترتیب ۲۰ - ۲۵ - ۲۵ - ۲۶ ادا کئے ہیں۔ اور گزشتہ دو تین سال سے محض بے کار ہیں۔ یہ رقم سال اول کی اس وقت ادا کی تھی۔ جبکہ ان کی ماہوار آمدنی ساٹھ روپیہ عارضی طور پر تھی۔ مگر چار سال سے اب محض بے کار ہیں تحریک میں شمولیت کی غرض سے سال ششم میں اپنی طرف سے پانچ روپے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے پانچ روپے کا وعدہ کرتے ہوئے تھے ہیں۔

شامت اعمال سے لمبی بیماری اور چار سال بے کاری کے باعث سخت مال مشکلات میں ہوں۔ تحریک جدید سے محرومی کا خیال خون کے آنسو رلا رہا ہے۔ حالات کی مجبوری اور نزاکت کوئی وعدہ کرنے کی جہت نہیں دلاتی۔ ان حالات میں مجبور ہوں۔ اور کسی وعدہ کی جرأت نہیں ہوتی۔ مگر اس مقدس تحریک سے بالکل محروم رہنے کا خیال بھی میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے صرف شمولیت کی غرض سے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے دس روپیہ کا وعدہ سال ششم کا حضور کے پیش لکھا ہوا تھا تحریک جدید میں نام تو رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ تو پانچ سالہ وعدوں کی طرح ترقی کے ساتھ ادا کرنے کا عزم بالجزم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۱) ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیت۔ اس کی قسمتی میں کوئی شبہ نہیں (۲) کئی لوگ اس لئے چکپتاتے ہیں۔ کہ ہم نے پہلے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح کریں۔ حالانکہ شرائط کے ماتحت ایسا کرنا جائز ہے۔

(۳) ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو فزور حاصل کرنا چاہیے۔ اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ بچتا ہے۔ کہ میں پانچ ہی دے سکتا ہوں اور اس لئے دکتا ہے۔ کہ اس سے میری تنگ ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیے۔

(۴) اگر تو وہ واقعی مددو ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچ سو کے برابر ہیں۔ اگر وہ مددور نہیں تو جو روپہ وہ اپنے لئے ایمان کا سبب کرنا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ سے اجر پائے گا۔

پس وہ لوگ جو مجبور ہیں مگر ان کے دل کی تڑپ اور ایمان کا تقاضا ہے۔ کہ اس تحریک میں فزور شامل ہوں۔ وہ آج ہی اپنے وعدے لکھ کر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں۔ کیونکہ ۱۶ فروری وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری تاریخ ہے۔ اور مجب کا دن ہے۔ اجاب جو میں ہوں گے۔ ان سے دریافت بھی فرمائیں :

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

۳ مبارک کر کے۔ خاک رخمان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ حال مقیم کراچی (۲) محمد عظیم ولد میان فضل کریم صاحب پیک ۵۶۵۷ کا نکاح سکینہ بی بی بنت مولوی فضل حق صاحب بھومال و ڈال کے ساتھ تبلیغ پانصد روپیہ مہر پڑھا۔ خاک رخمان آف مالیر کوٹلہ مبارک کر کے۔ خاک محمد عبد الحق مجاہد بھومال و ڈال

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ماہ سبتمبر ۱۹۱۹ء

### جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت

### ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی معاندانہ نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار پیغام صلح لاہور کے پرچم ۱۲ فروری ۱۹۱۹ء میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے قلم سے جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور کی بیعت پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا انداز اور لب و لہجہ از اول تا آخر نہایت درجہ دل آزار اور مسخرانہ رنگ رکھتا ہے مگر جو لوگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے طرز تحریر سے واقف ہیں۔ انہیں اس مضمون کے مطالعہ سے تعجب نہیں ہوگا کیونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے مخصوص طرز کلام میں اس قدر معروف ہو چکے ہیں۔ کہ ان کا نام آتے ہی ہر واقف کار شخص سمجھ جاتا ہے۔ کہ اس برتن میں سے کیا نکلنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص مجھے اپنے دو عضووں کے متعلق ضمانت دے گا۔ میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ ان دو عضووں میں ایک زبان ہے جس کے اندر معنی قلم بھی شامل ہے۔ مگر انوس ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس پیرائے سالی میں بھی اس حدیث کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور ایک ایسے بزرگ کے خلاف دل آزار حملے کئے ہیں۔ جن کے علم و فضل سے تو خیر ڈاکٹر صاحب کو کیا نسبت ہوگی عمر کے لحاظ سے بھی ڈاکٹر صاحب اس کے سامنے بچوں کی مانند ہیں۔ بہر حال میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی طعن آمیز یوں اور مسخرانہ کلمات کو نظر انداز کرتے ہوئے اصل مضمون کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور کی بیعت خلافت پر جو صدر اراکین انجمن لاہور کو لپوچا ہے وہ ایک قدرتی مدد ہے۔ کیونکہ حضرت مولوی صاحب ان کے ایک بہت بھارتی رکن تھے۔ اور ایک عرصہ دراز تک ان کی انجمن کے وائس پریزیڈنٹ رہے ہیں اس لئے مولانا موصوف کی بیعت پر جو آہ و پکار احمدیہ ہڈنگس سے اٹھ رہی ہے۔ وہ غالباً ایک حد تک قابل معافی ہے۔ مگر اس صدر پر اخلاق اور شرفیت کو خیر باد کہہ کر قطع زنی اور دشنام ہی کے طریق کو اختیار کرنا ایک ایسا فعل ہے۔ جسے کسی ضابطہ اخلاق کے ماتحت بھی جائز نہیں سمجھا جاسکتا۔

سب سے پہلے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے وہی رونا رویا ہے۔ جو ان سے چند روز قبل ان کے ایر قوم مولوی محمد علی صاحب اپنے مضمون میں روچکے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پہلے تو یہ یہ کچھ فرماتے تھے۔ اور اب بیعت خلافت کے بعد یہ یہ کچھ کہنے لگے ہیں۔ اس اعتراض کا جواب حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب خود اپنے مضمون میں کافی و شافی طور پر دے چکے ہیں۔ اور وہ یہ کہ کوئی تبدیلی جو بصیرت اور علم پر مبنی ہو۔ اور اپنے حق صحیح اور سچیتہ رجحانات رکھتی ہو۔ وہ کسی عقلمند کے نزدیک قابل اعتراض نہیں سمجھی جاسکتی۔ کیونکہ اگر اسے قابل اعتراض سمجھا جائے تو دنیا میں علم کی ترقی کا سبب مسدود ہو جاتا

پس عامیہ لوگوں کی طرح یہ اولاً کرنا کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پہلے یہ کہتے تھے۔ اور اب یہ کہتے ہیں۔ صرف اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے اس سے زیادہ اس اعتراض میں کوئی حقیقت نہیں۔ مولانا موصوف نے اپنے مضمون میں مولوی محمد علی صاحب کو کیا ہی اچھا جواب دیا تھا۔ کہ حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جبکہ آپ ریویو کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نہایت کثرت اور شد و مد کے ساتھ حضرت سید موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول لکھتے رہے ہیں مگر اب آپ نے اپنی تحریرات میں اس طریق کو ترک کر کے دوسرا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ اور نبی کا نام آنے پر چین نہیں ہونے لگتے ہیں۔ اگر آپ کی یہ تبدیلی قابل اعتراض نہیں۔ تو میری کوئی تبدیلی جو دلائل اور بصیرت پر مبنی ہو۔ وہ کس طرح قابل اعتراض ہو سکتی ہے۔ دراصل تبدیلی کا سوال ایسا ہے۔ کہ ایسے مضمون پر وہ کسی سمجھدار شخص کے نزدیک پیدا ہی نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھئے والی بات صرف یہ ہے۔ کہ آیا کوئی تبدیلی نفسانی خواہشات اور دنیوی اغراض پر مبنی ہے یا کہ دلائل اور بصیرت اور دینی مفاد پر۔ اور مولانا موصوف اپنے مضمون میں تشریح فرما چکے ہیں۔ کہ ان کی تبدیلی براہین تیرہ اور دینی اور ملی مفاد پر مبنی ہے۔ پس اس معاملہ میں مولوی محمد علی صاحب یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا وا دیا ایک طفلانہ شور و شغب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب کے اس اعتراض پر بہت جزع جزع کی ہے۔ کہ اراکین لاہور جماعت کو چھوڑ کر اور مرکز سلسلہ سے قطع تعلق کر کے ایک علیحدہ فرقہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ اسلام نے فرقہ بندی کی لعنت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس مضمون پر مشورہ پر چین نہیں ہو کر لکھتے ہیں۔ کہ فرقہ بندی کی داغ بیل لاہور کی پارٹی نے قائم نہیں کی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے قائم کی ہے۔ جنہوں نے کفر و اسلام

کا سوال کھڑا کر کے اپنی جماعت کو چھوڑ کر مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا۔ تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی ضمیر نے اس اعتراض کی کس طرح اجازت دی حضرت سید موعود علیہ السلام نے اشد قائلے کے حکم کے تحت ایک علیحدہ جماعت کی بنیاد ڈالی۔ جس کی غرض و غایت ایک فرقہ قائم کرنا نہیں تھی۔ بلکہ تمام مسلمانان عالم کو ہدایت کے راستہ پر لا کر ایک نقطہ پر جمع کرنا اس کی اصل غرض تھی۔ اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی قائم کردہ جماعت کی قیادت اولاً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایده اللہ تعالیٰ کے ماتمہ میں آئی۔ اور وہی جماعتی سلسلہ جاری رہا۔ پس اگر یہ فرقہ بندی ہے۔ تو یہ فرقہ بندی خدا کی پیدا کردہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خواہش یا کوشش کا ذرہ بھر بھی دخل نہیں۔ مگر جو اعتراض جناب مولوی غلام حسن خان صاحب نے لاہور کی پارٹی پر کیا تھا۔ وہ بالکل اور رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ اہل پیغام نے بغیر اس کے انہیں اس بارہ میں خدا کا کوئی حکم ہو۔ بلکہ خدا اور اس کے برگزیدہ سید موعود کے صریح حکم کے خلاف اور اسلام کی بنی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے۔ اور خود اپنے ناقص طریق کو اپنے پاؤں کے نیچے ملتے ہوئے مرکز سلسلہ سے قطع تعلق کیا۔ اور ایک ڈھائی اینٹ کی مسجد لاہور میں علیحدہ کھڑی کر دی جہالت موجود ہے مرکز موجود ہے تنظیم موجود ہے باقی سلسلہ کی یہ ہدایت موجود ہے۔ کہ میرے بعد سب مل کر مرکز سلسلہ میں کام کرو۔ مگر باوجود اس کے لاہور کی اراکین مرکز کو چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔ اور جماعت قطع تعلق کر کے ایک علیحدہ فرقہ کی بنیاد قائم کر دی۔ یہ وہ فرقہ بندی ہے جس کے متعلق جناب مولوی غلام حسن خان صاحب نے لکھا تھا۔ کہ وہ اسلامی تعلیم کے ماتحت لعنت کے نیچے آتی ہے۔ نہ یہ کہ خدائی حکم سے ایک مامور کے ذریعہ ایک جماعت قائم ہو۔ اور اس مامور کی وفات کے بعد خدائی مشیت سے قائم شدہ خلفاء اس اجازت کو قائم رکھیں۔ اور اس کی قیادت کریں۔ پس بے شک

۱۶۱

ڈاکٹر صاحب اپنے غیظ و غضب میں آنکھیں بند کر کے جناب مولوی غلام حسن صاحب کو ایسے چاروں لنت کا نشانہ بنائیں۔ ان کی اس نشانہ بازی سے کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ قدائی لنت اپنے نشانہ کو خوب پہچانتی ہے۔ اور اس کا نشانہ خطا نہیں جلا کرتا۔ ڈاکٹر شارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں بڑا زور اس بات پر دیا ہے کہ حضرت سیح موعود علیہ السلام کا جو الہام جناب مولوی غلام حسن خان صاحب نے انجمن پر چلیا کیا ہے۔ کہ انا متنا اربعۃ عشوہ دوایا یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ ہم نے چودہ جانوروں کو مار دیا۔ یہ اگر انجمن کے تعلق سمجھا جائے تو اس میں خود بائبل حضرت خلیفۃ المسیح اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور خود جناب مولوی غلام حسن صاحب کو بھی شامل سمجھا جائیگا۔ اور وہ بھی دو اب قرار پائیں گے۔ یہ اعتراض کر کے ڈاکٹر صاحب نے جب عادت ٹری خوشی مانی ہے۔ اور خوب مزے لے کر طعن اذختر کا دروازہ کھولا ہے۔ مگر غور کیا جائے تو ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض بھی ان کے دوسرے اعتراضوں کی طرح ایک کمزور اور بوردہ اعتراض ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ خود جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے سابقہ مضمون میں اس کا جواب آچکا ہے۔ دراصل ڈاکٹر صاحب نے اپنی خوش فہمی سے حقیقت سے آنکھیں بند کرتے ہوئے ایک سادہ چیز کو پیچیدہ بنا کر یہ ریت کا تودہ کھڑا کیا ہے۔ بات معمولی تھی۔ اور وہ یہ کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے اس الہام کو نقل کر کے یہ بیان کیا تھا۔ کہ چونکہ انجمن کا درجہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف تھا۔ جو کہ نظام خلافت کی صورت میں ظاہر ہونے والی تھی۔ اور اس کے بعض ممبر اس مشیت کے رستہ میں رہ کر بن رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں دو اب قرار دیا اپنی قدرت کا اظہار فرمایا۔ اور انجمن پر ناکامی کی موت وارد کر دی۔ اب جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے نقطہ نظر کے ماتحت بات اظہار ہے کہ چودہ جانوروں کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی چودہ دو اب سے چودہ ارکان والی انجمن بحیثیت مجموعی مراد ہے۔ اور ہر فرد علیحدہ علیحدہ ذاتی طور پر مراد نہیں گویا خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اس انجمن

کو جو چودہ ارکان پر مشتمل تھی۔ اور چاروں مشیت کے رستہ میں شامل تھی۔ ناکام کر کے ماریا۔ باقی رہا افراد کا سوال جو جناب مولوی صاحب کے استدلال سے واضح ہے۔ کہ افراد کے اثر میں یہ تعظ صرف ان ارکان کے مشن سمجھا جائیگا۔ جنہوں نے خدا کی مشیت کے مقابل پر کھڑے ہو کر نظام خلافت کا مقابلہ کیا۔ اور خدا کا عید بننے کی بجائے اپنے سرکش نفسوں کی غلامی کا رسم اپنے گلے میں ڈال کر دو اب بن گئے۔ پس بات بالکل صاف ہے۔ کہ چودہ کا عدد ارکان انجمن کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے استعمال ہوا ہے۔ اور دو اب یعنی جانور کا لفظ ان چند ارکان کی طرف اشارہ کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ جنہوں نے خدا کی مشیت کا مقابلہ کیا۔ اور خدا کے پسندیدہ نظام کی غلامی میں آنے کی بجائے اپنے نفسوں کی غلامی کا رسم اپنے گلے میں ڈال لیا۔ خدا کی نافرمانی کرنے والوں اور مشیت الہی کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے دو اب کا لفظ کوئی نیا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے بھی اس قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا اولئک کالانعام بل هم اضل (اعراف ۲۲) اب الہام کی اور تشبیحات بھی ممکن ہیں مگر اس جگہ صرف اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

آپ پر یہ ساری حقیقت کھل گئی تھی۔ اور ان الہاموں کی مکمل اور مفصل تشریح آپ کے سامنے آگئی تھی۔ بلکہ جناب مولوی صاحب نے تو صرف اللہ کے حالات کی روشنی میں ان الہامات سے استدلال کیا ہے اور یہ مسلم ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا ننگ کھتا ہے۔ کہ اس کے پورے معنی واقعات کے بعد کھلتے ہیں پس اگر مشیت بزدلی نے ان الہامات کی حقیقت پر ایک وقت تک پڑھ ڈالے رکھا۔ تو اس میں نسبت اللہ کے مطابق کوئی اعتراض نہیں۔ اور نہ ہی اس کی وجہ سے حضرت سیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ بلکہ اس شخص کے پردے میں ایک گہری حکمت نظر آتی ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سارا معاملہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال لوگوں کے لئے خدا کی طرف سے ایک امتحان اور امتلا کے طور پر مقرر تھا۔ جس نے اپنے وقت پر ظاہر ہو کر کھوٹے سے کھرے کو جدا کر دیا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رویا میں یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا نظارہ دکھایا گیا۔ یعنی آپ نے پہلے حضرت ابوبکر کو ایک کتوں سے پانی کا ڈول کھینچتے دیکھا۔ اور پھر اس کے بعد حضرت عمر کو دیکھا۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ کی مشیت نے آپ سے یہ اعلان نہیں کروایا۔ کہ میرے بعد پہلے ابوبکر خلیفہ ہوں گے۔ اور ان کے بعد عمر ہوں گے۔ حالانکہ اگر اس قسم کا اعلان ہو جاتا تو شیعیت کا فتنہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا پس جس چیز نے آنحضرت سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قسم کے اعلان اور اقدام سے روکا۔ اسی نے حضرت سیح موعود علیہ السلام کو روکا۔ اور وہ وہی حکمت تھی۔ کہ تا یہ بات لوگوں کے لئے ایک امتحان کے طور پر قرار پائے۔ اور کھوٹے کھرے میں تمیز ہو جائے۔ چنانچہ جس طرح خلفائے راشدین کے زمانہ میں بعض لوگوں کے ٹھوکر کھانے سے شیعیت کا فتنہ پیدا ہو گیا

AL-FAROOQ  
OR  
OMAR THE GREAT

By Allama Shibli Numani  
TRANSLATED BY  
Maulana Zafar Ali Khan

The history of the First Founder and Builder of a Great Empire—originally written by a profound scholar of Islamics. Presented in English language by another master hand.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

The first and the only Life-story of a great mind in English  
The result of the efforts of two great scholars

ELEGANTLY PRINTED & HANDSOMELY BOUND

Price Rs. 4/- postage extra

Hafiz Book Depot. FAROOQ GANJ LAHORE

بے۔ بلکہ قرآن مجید نے بھی اس قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا اولئک کالانعام بل هم اضل (اعراف ۲۲) اب الہام کی اور تشبیحات بھی ممکن ہیں مگر اس جگہ صرف اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر شارت احمد صاحب کا ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ جب حضرت سیح موعود علیہ السلام پر دوسرے الہام کے فریادہ جس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ تمہارا یہ کام خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہو گا۔ حقیقت حال واضح ہو گئی تھی۔ تو پھر آپ نے تشریح کیوں نہ کر دی۔ اور اس انتظام کو قائم کیوں رہنے دیا۔ اور جماعت کو غلط راستہ پر پڑنے سے ہوشیار کیوں نہ کر دیا یہ اعتراض بھی ڈاکٹر صاحب کے دوسرے اعتراضوں کی طرح صرف کوٹاہ نظری پر مبنی ہے۔ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب نے کسی جگہ یہ بیان نہیں کیا۔ کہ حضرت سیح موعود علیہ السلام کی زندگی کی

اسی طرح حضرت سید موعود علیہ السلام کے خلفاء کے وقت میں بعض لوگ اس ابتلا میں پکڑے گئے۔ اور پیغمائیت کا فتنہ پیدا ہوا۔

پس اسے مکرم ڈاکٹر صاحب آپ ہنسین نہیں۔ اور تفسیر نہ اڑائیں۔ کیونکہ جس چیز کو آپ مسخر کا نشا بنا رہے ہیں۔ وہ آپ کے لئے ایک عذائی امتحان ہے۔ جس میں انوس ہے۔ کہ آپ ٹھوکر کھا کر کہیں کے کہیں نکل گئے۔ آپ کی لفاظی اور آپ کی پھبتیاں اور طعنہ زبیاں دنیا کے لوگوں کو عارضی طور پر خوش کر سکتی ہیں۔ مگر خدا کے دربار میں وہ ایک بھاری طوق کی طرح ہیں جو آپ کو ہر وقت نیچے ہی نیچے گرا رہا ہے۔ آپ اپنے فعل پر غور کریں۔ کہ ایک ایسے بزرگ نے جسے آپ پاک نفس قرار دے چکے ہیں۔ اور جو حضرت سید موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے ہیں۔ قریباً نوے سال کی عمر میں خدا کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ہدایت کر رہے تھے۔ مگر صرف اس وجہ سے کہ یہ بزرگ آپ کا ساتھ چھوڑ کر مرکز سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے ہیں۔ آپ ان کی بزدلی اور ان کے علم و فضل کو نظر انداز کر کے انہیں اپنے ذلیل مسخر اور دل آزار طعن کا نشا بنا رہے ہیں۔ آپ خدا کا خوف کریں کہ آپ ایک دن خدا کے سامنے ٹھہرے ہوئے دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ عادت ا۔۔۔

مصنوع کی حدود سے باہر جا کر لاہور کی مدح سرائی میں بھی کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ لاہوری پارٹی کا قاعدہ ہے۔ حضرت سید موعود علیہ السلام کے الہام "ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں" سے استدلال کیا ہے۔ کہ گویا لاہور مدینہ کا قائم مقام ہے۔ اس استدلال کے متعلق ہماری طرف سے بار بار جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر انوس ہے۔ کہ ہمارے لاہوری اصحاب پھر بھی اپنی بات کو وہ سہل چلے جاتے ہیں۔ دراصل جیسا کہ حضرت سید موعود علیہ السلام نے خود اس الہام کی تفسیر

فرمائی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ آپ کے وفات پانے کی جگہ کونسی ہوگی کیونکہ اس سوال کو دینی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ کہ نبی وفات کہاں پاتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ خود حضرت سید موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اس الہام سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت سید موعود کی وفات یا تو ایسے حالات میں ہوگی۔ جو اہل مکہ میں رونما ہوئے۔ یعنی خدا نے انہیں اپنی قہری تجلیوں کے ساتھ مخلوق کیا۔ اور یا آپ کی وفات ایسے حالات میں ہوگی۔ جو مدینہ میں ظاہر ہوئے۔ جہاں خود بخود لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔ یہی وہ تشریح ہے۔ جو حضرت سید موعود علیہ السلام نے اس الہام کی فری (دیکھو تذکرہ ص ۱۱۷) اور یہی درست اور حق ہے۔

اب اس الہام کو خواہ مخواہ ٹوڑ موڑ کر لاہور کو مدینہ بنانا ایک طفلانہ تمل سے زیادہ معیقت نہیں رکھتا۔ اگر اشد تنازعے کو ہی منظور تھا۔ کہ لاہور کو مدینہ کی سیج بنانے تو سپریوں ہونا چاہئے تھا۔ کہ اشد تنازعے حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باقاعدہ ہجرت کروانے لاہور میں آباد کروادیتا۔ اور وہیں آپ کا سارا نظام قادیان سے منتقل ہو کر چلا جاتا۔ اور وہیں آپ وفات پا کر دفن ہوتے۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ بلکہ لاہور کو صرف حضرت سید موعود علیہ السلام کی وفات کا نظر دیکھنا نصیب ہوا۔ اور اس کے بعد آپ کا جسد مبارک بھی قادیان آ گیا۔ اب انصافاً غور کرو۔ کہ اگر لاہور کے ساتھ کوئی روایت وابستہ ہے۔ تو وہ صرف حضرت سید موعود علیہ السلام کی وفات تک محدود ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ مگر انوس ہے کہ جس بات کو عذائی تقدیر نے لاہوری پارٹی کے خلاف ان کی گمراہی اور روحانی موت کے لئے ایک اشارے کے طور پر مقرر کیا تھا۔ اسی کو یہ لوگ اپنی نادانی سے اپنے لئے فخر کا موجب سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے علم میں لاہور کو بہت

دینا منظور تھا۔ تو کم از کم یہی ہوتا۔ کہ حضرت سید موعود علیہ السلام وفات پا کر لاہور میں دفن ہو جاتے۔ مگر خدا نے لاہور کو آپ کے جسم خاکی کی یادگار سے بھی محروم رکھا۔

باقی رہا۔ داغ ہجرت کا الہام۔ سوال تو اس کے متعلق یقین نہیں۔ کہ وہ حضرت سید موعود علیہ السلام کی ذات کے متعلق ہے۔ اور حضرت سید موعود نے حقیقتاً کوئی ہجرت کی بھی نہیں۔ کہ آپ کی زندگی کے کسی واقعہ پر اس الہام کو لگایا جائے۔ لیکن اگر اس کو خواہ مخواہ آپ کے آخری سفر لاہور پر ہی چپان کرنا ہے۔ تو اشد تنازعے سے اس الہام میں بھی "داغ" کا لفظ رکھ کر اشارہ کر دیا ہے۔ کہ ہجرت اہل لاہور کے لئے موجب فخر نہیں۔ بلکہ باعث داغ ہے۔ اگر درخانہ کسی امت حریفے بس است۔

بالآخر ڈاکٹر صاحب نے کمال جرات کے ساتھ حضرت سید موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کڑے سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچھ مولوی تھا۔ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پر چپان کیا ہے اس کے متعلق کیا عرض کیا جائے سوائے اس کے کہ: چہ دلاور است دزدے کہ کبف چراغ دار۔۔۔ معلوم نہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں پر کوئی پردہ ہے۔ یا انہوں نے اپنی آنکھوں کو دانستہ بند کر رکھا ہے کیونکہ اس الہام میں صاف طور پر لاہور کا ذکر ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب اور ساری جوڈیا جانتی ہے۔ کہ ارکان لاہور میں سے کون شخص مولوی کہلانا۔ اور اپنوں اور بیگانوں میں اسی نام کے مشہور ہے۔ لاہور کے ہٹاکر اس الہام کے شان نزول کو تین سو میل پرے پٹنار کے دور افتادہ علاقہ میں لے جانا ڈاکٹر صاحب کا ہی حصہ ہے بے شک طلباً انہیں اپنے داماد سے بھر دی ہوئی چاہیے۔ مگر حق و صداقت ایسی چیزیں ہیں جو انسانی رشتوں اور انسانی عہد ریبوں سے با لا اور ارفع ہیں۔ پھر اس الہام کے الفاظ بھی ایسے رکھے گئے ہیں۔ جو صاف طور پر یہ بتا رہے ہیں۔ کہ یہاں کسی ایسے مولوی کا ذکر ہے۔ جو حضرت سید موعود علیہ السلام کے الہامات کے

قبول کرنے میں کچھ ہے۔ اور اس بارہ میں کزوری دکھاتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ بعض دوسرے ماہموں کے الہامات کے متعلق حسن طنی رکھتا ہے۔ اور اس تشریح کی رو سے بھی یہ الہام مولوی محمد علی صاحب پر چپان ہوتا ہے۔ نہ کہ کسی پر۔ انوس ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک واضح اور بین رستے کو چھوڑ کر ایسی تحریف سے کام لیا ہے۔ جو ایک مومن کی شان سے بہت بعید ہے۔ اس ذیل میں ڈاکٹر صاحب نے ایک انوسناک افتراء سے بھی کام لیا ہے۔ اور وہ یہ کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ ہر علم و عمل کے پچھے لگ جاتے رہے ہیں۔ اور عبداللہ نینا پوری اور مولوی یار محمد اور میاں احمد نوز کابلی اور مولوی محمد فضل چنگوی اور شیخ غلام محمد لاہوری کے یکے بعد دیگرے معتقد ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان نہایت درجہ غیر مومنانہ جبارت کا رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ حق یہ ہے کہ جناب مولوی غلام حسن صاحب کو ان لوگوں میں سے بعض کے ساتھ اعتقاد ہونا تو درکنار تعارف اور واقفیت تک بھی نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مصنوعی بیانیہ بھی لکھا ہے۔ کہ گویا جناب خان بہاد

مولوی غلام حسن خان صاحب نے ہی ان کو موجودہ رستہ پر ڈالنا تھا۔ اور اب وہ نہیں اس رستہ پر چلا کر خود دوسرے رستے پر قدم زن ہو گئے ہیں۔ ہمیں اہل پیغام کی تفصیلی تاریخ کا علم نہیں۔ جس کے ذریعہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ڈاکٹر صاحب۔ اور ان کے ہم مشربوں کو کس شخص یا کس چیز نے ان کے موجودہ رستے پر ڈالا تھا لیکن اگر ڈاکٹر صاحب کا یہ دعوئے درست ہے کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب ہی کی اقتداء میں اور انہی کے فرمانے پر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے یہ رستہ اختیار کیا تھا۔ تو پھر تو اللہ اللہ کوئی جھگڑا ہی نہ رہا۔ اور سارا قبیلہ آسان ہو گیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب تشریف لائیں۔ اور جس شخص کی اقتداء کو وہ قبول کر چکے ہیں۔ اور اسے اپنا مادی راہ بنا چکے ہیں۔ اس کے نقش قدم پر چل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈوانٹس کی بیعت سے مشرف ہو جائیں۔ کہ

سالک نے خبر نہو در راہ در رسم نثر لیا۔

اس کا ایک کچھ لکھا ہے۔ مولوی غلام حسن خان صاحب نے ہی ان کو



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیامت متعلق تعالیٰ کے اشارات

## دابۃ الارض کے خروج کی پیشگوئی کا صحیح مفہوم

ازدہا البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجکی

سوال

آت اذا وقع القول علیہم اخرجنا لهم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس كانوا بایتنا لایوقنون کی تفسیر میں مفسرین نے دابۃ الارض اور اس کے لوگوں سے کلام کرنے کے متعلق ایسی ایسی خلاف عقل باتیں بیان کی ہیں جنہیں کوئی عقلمند قبول نہیں کر سکتا۔ اور یہ جانتے ہیں کہ آپ اس آیت کی تفسیر میں کچھ بیان کریں جو احمدی نقطہ نگاہ سے تعلق رکھتی ہو؟

جواب

بات دراصل یہ ہے کہ آیت موعودہ جس کو سوال میں پیش کیا گیا ہے بعض پیشگوئیوں پر اشتهال رکھتی ہے اور پیشگوئیوں میں چونکہ ممکنات اور تشبیہات کے دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک پیشگوئی کی ظہور کا وقت نہ آجائے۔ اور خود خدا اپنے فعل سے اپنے قول کی حقیقت پر مطلع نہ فرمائے۔ انسان صرف اپنی عقل کے زور سے پیشگوئی کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ میری وفات کے بعد کب سے پہلے مجھے ارشاد اسوعیٰ ملے گا۔ لیکن اطمینان کے لئے اس پر ہاتھ پائے والے بیوی لگے گی۔ اس پر ہاتھ پائنے کے حضرت سودہ کے ہاتھ لے لے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت زینب ام المکین کی سب سے پہلے وفات وقوع میں آئی۔ تب معلوم ہوا کہ لیسے ہاتھ والی پیشگوئی

ظاہر پر محمول کرنے کے معنوں میں نہ تھی۔ بلکہ اس سے مراد سخاوت اور کریم النفس تھی۔ سورہ نمل جس کی یہ آیت ہے اس کے خاتمہ پر وقل الحمد للہ سیویکو آیاتہ فتعروفونہا کے ارشاد سے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ پیشگوئیوں کے نشانات جب تک خدا تعالیٰ ظاہر نہ کرے ان کا اپنی حقیقت کے لحاظ سے شناخت کرنا اور قطعی اور یقینی طور پر شناخت کرنا ناممکن ہے۔ ہاں جو خدا تعالیٰ انہیں دکھا کر ان کی حقیقت واضح کر دے تب لوگ شناخت کر سکتے ہیں۔ کہ ان پیشگوئیوں کی اصل حقیقت اور صحیح مطلب کیا تھا۔ یہ آیت جو سوال میں پیش کی گئی ہے نہ صرف تفسیروں میں ہی بلکہ حدیثوں میں بھی دابۃ الارض کے متعلق پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اور دابۃ الارض کو ایک قسم کا جانور مختلف ہیئتوں اور صورتوں کا ظاہر کیا گیا ہے جس کا کام کافروں اور مومنوں کے درمیان امتیاز اور فرق کر کے دکھلانا اصل مقصد بتایا گیا ہے۔ اور اس دابۃ الارض کا خروج اور ظہور بھی آخری زمانہ میں قرار دیا گیا ہے۔

دابۃ الارض طاعون کا کبیرا ہے حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علاوہ اور معانی کے دابۃ الارض سے طاعون کا کبیرا بھی مراد لیا ہے۔ جو زمین سے پیدا ہوتا ہے اور اس قسم کے لوگوں کو جن کا اس آیت سے پہلے ذکر ہے۔ جن کی نسبت آت انک لا تسمع الموت ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما

انت بفسد العی عن ضلالتہم میں انہیں روح ہدایت سے محروم ہونے کے باعث مردے اور مسیح موعود کی پکار نہ سننے کی وجہ سے بہرے اور تاریکی ضلالت کے اندر بھٹکتے پھرنے سے اندھے قرار دیا گیا۔ پھر اس کے بعد اذا وقع القول علیہم اخرجنا لهم دابۃ من الارض کے الفاظ میں بتایا۔ کہ ان لوگوں پر مسیح موعود کے ذریعہ بار بار حجت پوری کی جائے گی۔ تاکہ وہ مردے زندہ ہوں اور وہ بہرے شنو ہوں۔ اور وہ اندھے بینا ہوں۔ لیکن وہ غافل لوگ مسیح موعود کی وحی کے مطابق کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا ہے دنیا نے اسے قبول کیا۔ لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" جب آپ کی صداقت کو قبول نہ کریں گے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے زور آور حملوں کا سلسلہ شروع کرے گا۔ اور وہ سب جلالی اور تہری نشانات جو پہلے سب نبیوں اور رسولوں کے وقتوں میں ظہور میں آئے۔ ان سب کا جلوہ دکھائے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بیخ شے زائد قہری تجلیات کو ظہور میں لائے گا۔ جن میں سے ایک دابۃ الارض یعنی طاعون کا کبیرا ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دارالسیح کو وحی مقدسہ انی احافظ کل من حی الدار۔ کی بشارت کے تحت خصوصیت کے ساتھ اور آپ کی جماعت کے افراد کو دوسری دنیا کی

قوموں کے بالمقابل نسبتی طور پر عرویت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ٹھہرا کر پیش کیا گیا۔ اور طاعون کے کبیرے یعنی دابۃ الارض کے ذریعہ ایک طرف لاکھوں مخالفتوں کی ہلاکت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن گھٹے اور دوسری طرف طاعون کے جلال نشان کے باعث لاکھوں انسان جو مردے تھے زندہ ہو گئے اور لاکھوں بہرے شنو اور لاکھوں اندھے بینا ہو گئے۔ وقع القول علیہم کے معنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام حجت کے باعث مخالفین پر فر دہم کا لگ جانا ہے۔ جس سے مخالف لوگ عذاب کے مستحق ٹھہر جانے کے ساتھ عذاب میں مبتلا کئے گئے۔ اور تکلمہ ہو کے لفظ میں تکلم کے دونوں معنی ہیں کلام کرنا بھی اور کاشا بھی کیونکہ تکلم کلام اور کلم دونوں کے لئے باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اور اس لئے کہ طاعون کا کبیرا کاشا بھی ہے۔ جس سے انسان بیمار ہو کر آخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تکلم ہو کے معنی ہوں گے کہ وہ کبیرا ان مخالفان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کاشا کاش کرے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کو بطور نشان کے حفاظت میں چھوڑے گا۔ تا اس طرح دنیا میں نمایاں طور پر فرق ظاہر ہو جیسا کہ بکھا تھا۔ کہ دابۃ الارض لوگوں کی پیشانی پر نشان کرے گا۔ کہ یہ مومن ہے۔ اور یہ کافر۔ سو اس قسم کی تمییز اور امتیاز کئی رنگوں میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ظہور میں آچکا۔ اور زبان حال سے طاعون کے کبیرے کا مخالفتوں کو ہلاک کرنے کے وقت اس بات کا اظہار کرنا۔ کہ یہ ہلاکت اس لئے ہے۔ کہ ان الناس کا لونا بایتنا لایوقنون یعنی لوگ

خدا کے نشانوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔ یہ ایک طرح کا اس کیٹے کا کلام کرنا بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ اور کبھی دولت شہی علی شہی آخری محل کلام کا فائدہ دیتی ہے۔ جسے نبض اور قارورہ کی دلالت مرض یا صحت کے لحاظ سے طبیب کے لئے محل کلام کا فائدہ دیا کرتی ہے۔

**جنگ عظیم کی پیشگوئی**

اس دابتہ الارض یعنی طاعونی و باعہ کے تہری نشان کے بار بار ظہور کے باوجود پھر بھی بہت سے لوگوں کا اعتقاد کرنا اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہ کرنا۔ یہ اعراض اور تکذیب ایک دوسرے تہری نشان کے ظہور کا باعث بنے گا۔ جس کا ذکر اس دابتہ الارض کے ذکر کے بعد کیا گیا ہے۔ بایں الفاظ یعنی ویوم نحش من کل ماتہ فوجا متن میکذب بایتنا فہم یوزعون اس آیت میں اس جنگ عظیم کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جس میں ہر قوم سے فوج در فوج جنگ میں شامل ہوتی۔ اور پھر ان کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ زبردست پیشگوئی ہے۔ جس میں حضور اقدس نے فرمایا تھا۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار یہ ایسی پیشگوئی تھی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور اس کے ذریعے قوموں اور حکومتوں پر ایسی حجت پوری ہوئی۔ جس کی نسبت آیت یوم نحش الخ کے بعد پھر فرمایا ووقع القول علیہم باظلموا فہم لا یذقون۔ یعنی جنگ یورپ جس میں زار روس کا حال زار ہوا۔ اور جو ایک طرف پہلی تکذیب اور لاپرواہی کا نتیجہ عذاب تھا۔ اور دوسری طرف ہی جنگ یورپ کی پیشگوئی جس کا پورا ہونا ایک دنیا کے مشاہدہ کر لیا۔ اور مشاہدہ کرنے کے بعد پھر تکذیب اور لاپرواہی سے کام لیا۔ جس کے نتیجے میں اس ظلم کے

باعث پھر ان پر اور فوجوں کی صورت عائد کی گئی۔ اور یہ ظلم ایسا تھا۔ کہ ان ظالموں کے پاس اس گھڑی پیشگوئی کے ظہور کے بعد انکار اور تکذیب کے لئے کوئی نطق عقلی اور علمی طور پر باقی نہ رہا تھا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے فرمایا الم یروا انا جعلنا اللیل لیکنوا فید والنہار مبصرا۔ یعنی ان لوگوں کو رات اور دن میں غور کرنا چاہئے۔ کہ تاریکی اور روشنی کے دور ایک دوسرے کے بعد آتے جاتے ہیں۔ اور زمانہ ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس لئے یہ ظلمانی دور جس میں ظلم پر ظلم۔ اور حق کی طرف رجوع کرنے میں کوجہ محبت دنیا و مشاغل نفسی حد درجہ کی لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ تاریکی کا زمانہ ایک رات تھی۔ جس میں قوموں اور حکومتوں نے ایک لمبے وقت تک جو چاہئے۔ اور جس اور آرام سے وقت گزارا۔ لیکن اب یہ تاریکی کا دور اپنی حد سے زیادہ طول نہ پاسکے گا۔ بلکہ وہ دن جس کا ظہور اس کے بعد مقرر ہو چکا ہے۔ اس کا دور شروع ہونے والا ہے۔

جس سے اس تاریک رات کے پردہ ظلمت پاش پاش ہو کر پھٹ جانے والے ہیں۔ اور مطلع صاف ہو کر آفتاب صداقت ایسا جلوہ دکھانے والا ہے۔ جس سے حق اور باطل نمایاں طور پر نظر آجائے گا اور وہ سورج جس سے یہ دن ظاہر ہونے والا ہے۔ وہ خدا کا مسیح موعود ہے۔ جس کے لئے خدا کے زور آور حملے اس کی لورانی شعاعوں کو اطراف عالم میں پھیلانے والے ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ۔ یعنی وہ دن ایسا ہوگا۔ جس میں خدا کی طرف سے تہری نشانوں کے ظہور کے لئے ایک نکل

بجایا جائے گا۔ اور خدا کے زور آور حملے رونما ہوں گے۔ اور وہ تہری تجلیات سے بھرے ہوئے حملے ایسے ہوں گے کہ وہ جو مفاہم میں ہوائی جہازوں اور طیاروں میں پرواز کرنے والے ہوں گے۔ وہ بھی اور وہ بھی جو زمین دوز تعلقوں اور تہ خانوں میں ہوں گے۔ وہ بھی یہ سب لوگ ایک دم طرکے کی حالت اور گھبراہٹ میں ہوں گے۔ سو ان احمدی جماعت کے افراد کے جن کی نسبت خدا کا صادق مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کہ وہ نیک کو کچھ غم نہیں آئے گا۔ اور اب اسے اور یہ فضا کی جنگ جس کی نسبت بلحاظ نتیجہ کے فرمایا کل التواہخون۔ کہ سب لوگ اور سب قومیں اور حکومتیں اس جنگ سے اس حالت کو پہنچ جائیں گی۔ جو نہایت ہی بیکسی اور بے بسی کی ہے۔ اور بعد اس کے فرمایا ودری الجبال تکسبھا جامداً وھمی نمر من الحجاب یعنی وہ سب حکومتیں جو اس فضا کی جنگ میں شامل ہوں گی ان کا فضا کی جنگوں سے یہ حال ہوگا۔ کہ باوجود جبال اور پہاڑوں کی سی مضبوطی کے پھر یہ بادل کی طرح مبرائوں کے جھونکے سے اڑتی ہوئی نظر آئیں گی جس سے سب پر روشن ہو جائیگا۔ کہ ان کی حالت جامدہ اور مضبوطی صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی قائم اور مضبوط تھی۔ جس کا نشان صلیح اللہ الذی

انفک کل شیء سے ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر حکومتوں کے اس فضا کی جنگ۔ اور ہیب اور ہوناک جنگ کے موفج پر من جاء بالخذتہ فله خیر منھا دھم من فزع یومئذ آمنون کے الفاظ میں احمدی جماعت کے لئے بشارت دی گئی ہے کہ ایک طرف سلسلہ و تحریک کے آگے سے ان جنگوں سے تبدیلی واقع ہونے سے مطلع صاف ہوگا۔ کیونکہ حکومتوں کی طاقت حسب آیت متھلا حقدہ یعنی ومن جاء بالمسیتہ فکلیت وجوہہم فی النار صل تجزون الاما لکنتم تعلمون نار حرب میں را کہ ہو جانے سے متعلق ہوگی۔ اور جو تہیہ کے طور پر حکومتیں رہ جائیں گی ان کے اندر ان جنگوں سے ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ جو مذہبی زندگی کی طرف توجہ دلائے گا۔ تب مذاہب عالم سے احمدیت مرجع بنے گی۔ اور حکومتوں کو ان جنگوں کے بعد صلح کے لئے ہاں آخری صلح کے لئے نہ ہی لحاظ سے احمدیت کا ہی سہارا بنے گا۔ اور ان خطرناک جنگوں میں سب حکومتوں اور قوموں کو نقصان پہنچے گا۔ ان میں رہنے والے صرف خدا کے مسیح صادق اور موعود مسیح پر سکے طور سے ایمان لانیوالے ہونگے۔ پس دابتہ الارض کی پیشگوئی سے لے کر بعد میں جو سلسلہ آیات کا لنگا تاز سلسل پیش کیا گیا ہے۔ یہ سب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے جلالی نشانوں پر مشتمل پایا جاتا ہے۔ مبارک وہ جن کی آنکھیں ان تجلیات عظیمہ کے

وہ سب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے جلالی نشانوں پر مشتمل پایا جاتا ہے۔ مبارک وہ جن کی آنکھیں ان تجلیات عظیمہ کے

**سحرین اہل**

سحرین اہل ورم بچوں۔ رگن۔ زخم۔ آبل مغلی پھوڑا پھنسیوں کے لئے اکیرری ڈر جینل داد کے لئے مفید ہے۔

سحرین اہل سخی۔ سمونڈی تیور۔ بھڑ بھو وغیرہ کے کانے کا رتیاق ہے۔

سحرین اہل کے لگانے کے وہم۔ درد۔ بھینسی اور بچوں کو راجانی ہتی کو راتانہ زخم کا خون فوراً بند کرنے کے لئے مفید ہے اور پھوڑا پھنسی خود بخود پھٹ کر اس کا گندہ نکل جاتا ہے۔

سحرین اہل کھلاڑیوں کے لئے بے نظیر درد گار ہے۔

سحرین اہل حیوانات کیلئے بھی ویسے ہی فائدہ مند ہے جیسے انسانوں کے لئے۔

یقیناً کسی فی شیشی ۱۲ آنے شیشی کلاں۔ ایک روپیہ چار آنے۔ معمولی ڈاک بزمہ خریدار (اپنے شہر کے بڑے دو فروشنوں سے یا براہ راست ذیل کے پتہ پر طلب فرمائیں)

میلنے کا پتہ (ڈاکٹر) ایم۔ اے۔ بھٹی سحرین اہل فارمسی قادیان

۸۱

**زوجہ عشق**

مردہ جسم میں جان ڈالنے والی دوا ہے۔ عام طور پر لوگ ایسی دواؤں میں گھسی قسم کی کشمیری کستوری اور معمولی قسم کا زعفران ڈال کر تیار کر لیتے ہیں۔ مگر یہ بات میرے اصول کے خلاف ہے۔ میں اعلیٰ درجہ کی تمبیتی کستوری درجہ اول اور ایرانی زعفران درجہ اول سے یہ دوا تیار کرتا ہوں۔ اس کے شعلق کم جناب ملک غلام زید صاحب ایم۔ اے۔ میجر نیرت گریڈ ہائی سکول و سابق مبلغ انگلستان کی شہادت پیلے چھپ چکی ہے۔ ایک روپیہ کا ایک درجن گویاں نصف قیمت میں۔ یہ رعایت عارضی ہے۔ یعنی جنگ کے وہ سنگ مرمر سے۔ جو جبر سالانہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ہر دست مفت طلب کریں۔

مرد پر ایٹر طبیہ تھی صاب گھر قادیان

غیر مسلموں کی اپنے مذہب کے متعلق جہد و جدوجہد

### مسلمانوں میں تبلیغ کرنوالے یاوریوں کیلئے ہدایات

گذشتہ سال پادری بیون جونس بی۔ اسے پرنسپل ہنری مارٹن ٹیول آف اسلامک سٹڈیز نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام *How to evangelize the Muslims* ہے یعنی مسلمانوں کے لئے مسیحیت کا بیان۔ یہ گویا مسلمانوں میں تبلیغ کرنے والے عیسائی یاوریوں کے لئے ایک دستور العمل ہے۔ اس میں سے بعض ہدایات کا ترجمہ مسلمانوں کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے کہ مناظرہ اپنی طرف سے کبھی شروع نہ کرے۔ لیکن جب کرنا ہی پڑے۔ تو پیچھے ہٹو۔ اور صلح و محبت و دعا کے ساتھ کرے۔ اور اسے صرف ایک درمستوں تک محدود رکھو۔ اور آگے بڑھنے سے پہلے ان کو صاف کر لو۔ مخالف تمہیں غصہ دلانے کی کوشش کریں گے۔ اس سے بچو۔ کہ یہ تمہاری شکست کے مترادف ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تعظیمی الفاظ مثلاً حضرت یا نبی! حضرت ضرور استعمال کرو۔ اس بحث میں سرگرم نہ پڑو۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ اور ان کو کیا سمجھتے ہو۔ بلکہ صرف یسوع مسیح کے بارے میں اور اس کے فضائل تک اپنی گفتگو کو محدود رکھو۔ مناظرہ اور گفتگو کا منتہا مد مقابل کو خاموش کرانا نہ ہو۔ بلکہ اسے یہ ثابت کر کے جمعہ سے نکلے لاکھو۔ اس لئے ان کی غلط فہمیوں کو دور کرو۔ اور انہیں اپنی مذہبی کتب بالخصوص عہد جدید کے عطا اللہ کی طرف ضرور مائل کرو۔ بحث مجاہد کی صورت نہ اختیار کرنے دو۔ بلکہ اس کے دوران میں انصاف اور تہذیب کو مد نظر رکھو۔ جب مد مقابل کوئی حوالہ کتاب مقدس کا پیش کرے۔ تو اسے اپنے حافظہ کا بناؤ پر درست تسلیم کر لو۔ بلکہ اصل حوالہ ضرور دیکھو۔ تم جو مذہبی اصطلاح استعمال کرتے ہو۔ ان کا جو مفہوم تمہارے نزدیک ہے۔ اسے مد مقابل پر واضح کر دو۔ اپنا نہ ہو۔ وہ کچھ اور سمجھتا ہو۔ اسی طرح بائبل کی اصطلاحات کی بھی وضاحت کر دو۔ کیونکہ وہ سر شخص کے نزدیک قابل فہم نہیں ہوتیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان میں سے اکثر ہدایات ایسی ہیں۔ کہ ہمارے مبلغ بھی ان کو مد نظر رکھیں تو یقیناً بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک اس بارہ میں اپنی کوئی پالیسی معین نہیں کی۔ حال میں آریہ سا روڈ ایک سماج کی دو گنت گھنٹی کا ایک اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ سوال زیر بحث آیا۔ کہ ملک کی موجودہ فرقہ دارانہ صورت حالات کے پیش نظر آریہ سماج کو بالواسطہ یا بلاواسطہ سیاسیات سے تعلق رکھنا چاہیے یا نہیں۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور طے پایا۔ کہ ایک سب کمیٹی اس سوال کے تمام پہلوؤں پر پوری طرح غور و خوض کرنے کے لئے بعد اپنی رپورٹ سماج کے پیش کرے۔

### ہندو تہذیب و تمدن کا مطالعہ

کلکتہ سے سرفردوسی ٹی ایک خبر منظر ہے۔ کہ ایک ہندو مشر شخصیت پال چودھری۔ ایم ایل اے نے کلکتہ یونیورسٹی کو پچاس ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔ اس عرصے کے لئے کہ وہ غیر سماج سے ایسے ریسرچ سکالروں کو یہاں بلائے۔ جو ہندو تہذیب و تمدن کا مطالعہ کریں۔ یہ عطیہ دینے والے صاحب کا نگرسی ہیں۔

### کانگریس کے اجلاس میں آریہ سماج کا پرچار

جب کہ احباب کو علم ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس مارچ کے تیسرے ہفتے میں بہار کے ایک گاؤں رام گڑھ میں منعقد ہے۔ صوبہ بہار کی آریہ پریتی ندھی سماج نے انتظام کیا ہے کہ اس اجتماع پر آریہ سماج کی تبلیغ کی جائے۔ اور اس عرصے کے لئے تین ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ وہاں آریہ سماج کا ایک پیچہ دہنہ ال ہو جس میں بیک وقت ہزاروں لوگ بیٹھ سکیں۔ اس کے علاوہ ان پرچار کو لا کے لئے جو اس کام کے انچارج ہوئے۔ جوین جھونپڑیاں بھی بنائی جائیں گی۔ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کام ۱۵ مارچ سے شروع کر دیا جائے۔ کیونکہ اس وقت تک وہاں خوب رونق شروع ہو چکی ہے اس وقت گویا ہمارے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ مختلف صوبیات کے لئے کچھ رقم مخصوص کر دی جائیں جو وہ جمع کر کے دینے کے ذمہ دار ہوں۔ بہر حال آریہ سماج کی تبلیغی مہم تدریجاً ہمارے لئے بہت آموز ہونی چاہیے۔ اور اس سلسلہ میں ہمیں بھی اپنا فرض پہنچانا چاہیے۔

### شدھی سمسٹن کی شجادرز

چند روز ہوئے دہلی کے آریہ سماج مندر میں شدھی سمسٹن کا اجلاس ہوا۔ مشر گنتیش سنگھ گپتا مد رستے۔ اس میں کئی ریزولوشن پاس کئے گئے۔ ایک میں ہندو پبلک سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ شدھی کے کام کو زیادہ تیزی سے چلائے۔ اور یہ کام کرنے والی انجمنوں کی ہر ممکن امداد کرے۔ جو اچھوت شدھ ہو جائیں۔ ان کو تمام حقوق دیں۔ اور بلا تامل ان کے ساتھ روٹی پلٹی کا تعلق قائم کر لیا جائے۔ صاحب صدر نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہم اچھوتوں کو اپنے اندر جذب کر سکتے۔ تو یہ ہماری زندگی کی علامت ہوگی۔ اور اس بارہ میں ناکامی موت کی دلیل۔ مردم شناری کے اعداد و شمار منظر ہیں۔ کہ ہندو ہر دس سال کے عرصہ میں دو فیصد ہی گھٹ جاتے ہیں۔ لیکن جب آریہ سماج نے تبلیغی جہد شروع کی ہے۔ ہماری کمی کی بفرج کم ضرور ہو گئی ہے۔ گویا ابھی تک یہ سلسلہ بند نہیں ہوا۔ یہ نہایت عجیب بات ہے کہ جس زمانہ میں ہندو دولت ادھار کا نام بھی نہ جانتے تھے۔ اس وقت تک تو اچھوتوں میں ہندوؤں کے ناراضگی کے کوئی جذبات نہ تھے۔ مگر اب

### عرب میں عیسائی مشن

اس موضوع کے متعلق بعض معلومات ایک گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہیں۔ محاصرہ المائدہ بابت ماہ فروری کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب میں یہ مشن عرصہ میں سال سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تک کروڑوں روپیہ ان پر خرچ کیا جا چکا ہے ان ذرائع کے علاوہ جو گزشتہ مضمون میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ میفلڈ اور ٹریگولر کے ذریعہ بھی تبلیغ عیاشی کی جاتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اتنے عرصہ کے بعد اب مسلمانوں کو اس کا علم ہوا ہے۔ اور پھر بھی امید نہیں کہ وہ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ اور عرب کے مسلمانوں کو عیاشیت کے دام سے محفوظ رکھنے کیلئے کوئی قدم اٹھائیں۔ البتہ یہ ضرور ہو گا۔ کہ اگر احمدی جاننت کوئی مبلغ وہاں پہنچ جائے تو اسکی مخالفت میں مسلمان سر پٹھانیاں بھی لڑیں۔ لیکن خود مقابلہ کا خیال بھی دل میں لاسکتے ہیں۔

### آریہ سماج اور سیاسیات

اگرچہ آریہ سماجی انفرادی طور پر سیاسیات میں مشغول نہیں۔ لیکن آریہ سماج نے اب

قلم کے سربویر مفکر اونی ویڈی کی بنیاد پر غیر فوجی اور زہرا چترال پرنسپل انارکلی لاہور کی دوکان شہر ہائیں

ہندوؤں کو ان سے ہٹانا چاہیے۔ ان سے ہٹا کر ہندوؤں کو

## امروہہ اور مراد آباد میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبدالملک خان صاحب تبلیغ متینہ بونہی ان دنوں دورہ پر ہیں۔ ۱۵ جنوری کو وہ امرہ ہوتے۔ امرہ کو احمدیت کی تاریخ سے ایک قسم کی وابستگی ہے۔ یہاں کے مولوی احمد حسین صاحب کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سالہ داغ البلا میں کیا ہے۔ فرمایا۔

صاحب کے پنہنے سے ایک مذہبی روشہر میں پیدا ہوئی سکرٹری صاحب تھیوٹوکل سوانٹی ملنے کے لئے آئے ان کو ہندی میں ناز پیش کی۔ ایک پادری صاحب سے اور کئی ایک دیوساجی اور غیر احمدی مولویوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اکثر متلاشیاں حق خصوصاً نوجوان گھر میں آکر ملنے سوالات

دریافت کرتے رہے۔ مراد آباد میں پانچ تبلیغی لیکچر ہوئے۔ جن سے مستورات نے بھی فائدہ اٹھایا۔ اعتراضات کے جوابات بھی تقریروں کے بعد دیئے جاتے رہے۔ ۲۹ جنوری کو مراد آباد سے ۸ میل کے فاصلہ پر ایک مقام سردوڈنگر میں گئے۔ وہاں بھی مراد آباد کی طرح مختصر سی جماعت ہے انفرادی ملاقاتوں سے تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔ جس کا الحمد للہ اچھا اثر ہوا ہے۔ مرتبہ نظارت دعوت و تبلیغ۔

## شیخ احمد اللہ صاحب کی لندن سے واپسی

لندن ۱۲ فروری سنہ ۱۳۱۹ھ مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لندن نے حسب ذیل تاریخ نام الفضل ارسال کیا ہے۔ شیخ احمد اللہ صاحب لندن سے مینڈوٹان روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بحیرہ و اقیانوس پہنچائے۔

”امروہہ بھی مسیح موعود کی ہمت سے دور نہیں اس لئے اس مسیح کا کافر کش دم امرہ ہتک پہنچ گیا۔ یہی ہماری طرف سے دعوے ہے۔ اگر مولوی احمد حسن اس شہنشاہ کے شائع ہونے کے بعد جس کو وہ قسم کے ساتھ شائع کرے گا۔ امرہ ہتک کو طاعون سے بچا اور کم سے کم تین جاڑے امن سے گزر گئے تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں“

داغ البلا میں اس کے بعد مسیح موعود کا کافر کش دم امرہ پونجا اور اس شدت سے طاعون پڑی کہ پہلے جاڑے میں مولوی احمد حسن صاحب کے قریبی رشتہ داروں میں سے ۳ موتیں ہوئیں۔ اور دوسرے جاڑے میں مولوی خود طاعون کا شکار ہوا۔

مولوی صاحب ۸ روز امرہ رہے اور مقامی سکرٹری تبلیغ مولوی عبدالسمیع صاحب کی مدد سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ ایک گلیڈہ گیارہ سب تک تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا مولوی عبدالملک خان صاحب نے امرہ میں ۲ پبلیک تقریریں کیں۔ ایک کا موضوع ظہور امام مہدی علیہ السلام تھا جس کے بعد ایک شہید دو سب نے چند سوالات بھی کئے۔ دوسرا لیکچر محترم مسید معصوم حسین صاحب رئیس کے دو لنگدہ پر احمدیت کا پیغام اور جماعت احمدیہ کا نظام کے موضوع پر ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ دوران تقریر میں تمام ضروری اثر متعلق سلسلہ عمر سے لے کر مغرب تک بیان کئے لوگوں نے توجہ سے باقی نہیں ادا اچھا اثر لیا۔

۲۲ جنوری کو مولوی صاحب مومولوی عبدالسمیع صاحب مراد آباد پہنچے مولوی

# رنگین اور خوشنما برقعے

## مشرقی بہنوں کیلئے سب سے ارزاں اور بیش قیمت تحفہ

یہ برقعے ہم نے رنگین لٹیمی کپڑوں کے تیار کرائے ہیں جن کی بناوٹ اور دیدہ زیبی کی وجہ سے مشرقی بہنوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ان برقعوں کو خاص کٹ کے ماتحت تیار کیا گیا ہے۔ جو ہر قسم پر اپنی بہار دکھاتا ہے۔ سر کی ٹوپی کی چپٹ کاری میں بڑی کاریگری دکھی گئی ہے کہ شیب خراب ہی نہ ہو۔ ٹپ اور باڈی پوری طرح جسم کو ڈھک دیتا ہے۔ رفتار کے وقت ہاتھوں کی حرکت سے اور چال سے بے پردگی کا خوف نہیں رہتا۔ ٹپ کے دونوں طرف دو ٹپے بڑے خوشنما پانچ رنگوں میں مشین سے کڑھے ہوئے پھول بنے ہوئے ہیں۔ جو اپنی جگہ بہت بھلے معلوم دیتے ہیں۔ کپڑے کی مضبوطی اور وضع کی خوشنمائی نے ان برقعوں کو بہت رستائی مسلم خاتون کو استعمال کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آج جس گھر میں دیکھنے اس برقعہ کی بہار لڑکیوں اور عورتوں پر دکھائی دے رہی ہے۔ ایک ایک گھر میں جتنی عورتیں ہیں سب اپنے لئے اسی برقعہ کو پسند کر رہی ہیں۔ آپ بھی ایک برقعہ اپنے لئے طلب کر کے اس کی بناوٹ اور سلائی کی داد دیں۔ آرڈر کے ساتھ سر کی گولائی کا ناپ اور سر سے لے کر ٹخنے تک کا ناپ آنا چاہئے اور جس رنگ کا درکار ہو۔ اس کی وضاحت ضرور کر دینی چاہئے۔ محترمہ فہمیدہ خاتون فرحت مدیرہ خاتون مشرق نے اس برقعہ کو پسند کر کے خواتین مشرق کے لئے پرزور سفارش کی ہے۔ ایک برقعہ کی قیمت پینل آٹھ روپے درجہ اول چھ روپے۔ درجہ دوم پانچ روپے۔ سلکی برقعہ چودہ روپے محصول ڈاک بار آتہ۔

ملنے کا پتہ :- ایم۔ اے فاروقی اینڈ پبلی کلاں دی

۵۲